بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

قادیان — خطبہ نمبر ۴۰ — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۲ | ۸ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | ۸ نومبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ہوا بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور نزلہ کی وجہ سے ضعف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو آج خون کا دورہ زیادہ رہا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو تا حال بخار اور نزلہ کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔

— مکرم خان محمد عبد اللہ خان صاحب کا چھوٹا صاحبزادہ مصطفیٰ حیدر ۲ روز سے بعارضہ [illegible] بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

سات زبانوں کے تراجم قرآن اور سات زبانوں کی ایک ایک کتاب کے خرچ کی علاقہ وار تقسیم

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ نبوت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ: مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

تین دن سے مجھے پھر نقرس کی تکلیف ہو گئی ہے۔ پہلے یہ تکلیف ایک ایک پاؤں میں ہوا کرتی تھی۔ اب دونوں میں ہوتی ہے۔ اس وجہ سے خطبہ دینا مشکل تھا۔ یہاں تک مسجد میں آنا بھی مشکل تھا۔ کیونکہ اس وقت بھی درد ہو رہا ہے۔ جوتی میں پاؤں ڈالنا بھی مشکل ہے۔ مگر میں اس لئے چلا آیا ہوں کہ

قرآن کریم کے تراجم کے لئے چندہ کی تحریک

میں جو نئی بات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے لحاظ سے بعض امور بیان کروں۔

میں نے پچھلے خطبہ سے پہلے خطبہ میں (۲۰ اکتوبر کو) قرآن مجید کے

سات تراجم کے متعلق تحریک

کی تھی۔ جہاں تک اس کی کامیابی کا سوال تھا۔ مجھے اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس وقت تک

خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ ہمیشہ یہ معاملہ رہا ہے

کہ وہ جب کبھی میرے مونہہ سے کوئی بات نکلواتا ہے تو اس کی کامیابی کے سامان بھی کر دیتا ہے لیکن ایک

ایک نئی بات

پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اس تحریک کے بعد جو درخواستیں آئی ہیں۔ وہ ہمارے مطالبہ سے بہت زیادہ ہیں ہمارا مطالبہ تھا سات تراجم کے اخراجات کا۔ اور درخواستیں آئی ہیں بارہ تراجم کے اخراجات کے لئے اور ابھی بیرونجات سے چٹھیاں آ رہی ہیں۔ کہ وہ اس چندہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ جہاں تک وسیع علاقوں کا تعلق ہے۔ اور جہاں جماعتیں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ علاقے چونکہ سب کے مشورہ کے بغیر کوئی ذمہ واری نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے ان درخواستوں میں وہ شامل نہیں۔ کیونکہ وہ جلدی مشورہ کر کے اتنے وقت کے اندر اطلاع نہیں دے سکتی تھیں۔ یہ درخواستیں صرف ان جماعتوں کی طرف سے ہیں۔ جو اپنی ذمہ واری پر اس بوجھ کو اٹھا سکتی تھیں۔ یا

افراد کی طرف سے

ہیں۔ مثلاً چودھری ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے بعض دوستوں کی طرف سے۔ میاں غلام محمد صاحب اختر اور ان کے دوستوں کی طرف سے۔ لاہور کی جماعت کی طرف سے۔ کلکتہ کی جماعت کی طرف سے۔ اور میاں محمد صدیق صاحب اور محمد یوسف صاحبان تاجران کلکتہ کی طرف سے۔ ملک عبد الرحمن صاحب مل اونر قصور کی طرف سے۔ اور سیٹھ عبد اللہ بھائی سکندر آباد کی طرف سے۔ یہ سب درخواستیں ان جماعتوں کی ہیں۔ جہاں یا افراد زیادہ ہیں۔ اور وہ اس ذمہ واری کا بوجھ بغیر دوسری جماعتوں سے مشورہ کرنے کے خود اٹھا سکتی ہیں۔ یا ان افراد کی طرف سے ہیں۔ جو صاحب توفیق ہیں۔ اور یہ بوجھ اٹھا سکتے ہیں

قادیان کی جماعت کے متعلق

مجھے یقین دلایا گیا ہے۔ کہ ایک ترجمہ کی جگہ وہ دو کا خرچ اپنے ذمہ لے گی۔ اور لجنہ کا بھی جس رنگ میں چندہ ہو رہا ہے۔ اس رنگ میں دو کا بھی سوال نہیں۔ بلکہ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا چندہ دو سے بھی بہت زیادہ ہوگا۔ کیونکہ اس وقت تک

لجنہ قادیان

کی طرف سے چھ ہزار تین سو روپے کے وعدے آ چکے ہیں اور ابھی ہزار بارہ سو روپیہ کے وعدوں کی اور امید ہے (خطبہ صاف کرتے وقت تک آٹھ ہزار سے زائد کے وعدے ہو چکے ہیں۔) گویا سارے ہندوستان کی لجنہ کے ذمہ جو ایک ترجمہ کا خرچ لگایا تھا۔ اس سے زیادہ کے وعدے قادیان سے ہی ہو چکے ہیں۔ اور ابھی باہر کی ساری لجنائیں باقی ہیں۔ اسی طرح قادیان کی جماعت کے علاوہ

صدر انجمن کے کارکنوں

نے بھی ایک ترجمہ کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ کارکنوں کے علاوہ دوسروں کے چندہ کا وعدہ ایک ترجمہ سے زیادہ کا ہو چکا ہے۔ اور ابھی ہو رہا ہے۔ اب جن جماعتوں یا افراد کی طرف سے جن کا حصہ نہیں لیا جا سکا۔ الحاح کی چٹھیاں آ رہی ہیں۔ اور وہ اصرار کے ساتھ لکھ رہی ہیں۔ کہ ہمیں بھی اس چندہ میں حصہ لینے کا موقعہ دیجئے۔ لیکن میں سات تراجم میں سے بارہ حصہ لینے والوں کو کس طرح موقعہ دے سکتا ہوں۔ میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ کہ جو پہلے ہوں ان کو پیچھے کر دوں۔ اس [illegible] وہی حصہ لے سکے گا۔ جو قرب میں رہتا ہے [illegible] میں دخل نہیں دے سکتا۔ اور کوئی صورت انسانی ذہن میں ایسی نہیں آ سکتی۔ کہ قرب میں رہنے والوں اور باہر رہنے والوں کو قربانی کا ایک سا موقعہ دیا جا سکے۔ اور نہ ہی کوئی ایسی شرط لگائی جا سکتی ہے۔ جس سے دونوں برابر ہو جائیں۔ فرض کرو ہم یہ شرط لگا دیں۔ کہ فلاں وقت کے بعد آ کر اپنے وعدے دے جائیں۔ تو اس وقت بھی جو قرب میں رہتا ہوگا۔ وہ دروازہ پر آ کر کھڑا رہے گا۔ اور جب بھی وہ وقت ہوگا۔ اپنا وعدہ دے جائے گا پس ایسا کوئی ذریعہ نہیں جس سے یہ خدائی فرق دور ہو جائے۔ اس کو مٹانا ناممکن ہے۔ صرف

بے وقوف یا خشک فلسفی

جنہوں نے روحانیت اور ایمان پر قدم نہیں رکھا

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

وہی اس قسم کی مساوات کا قائل ہو سکتا ہے۔ جس میں کوئی امتیاز باقی نہ رہے تعلیم کو ہی لے لیا جائے۔ تو کیا سارے تعلیم حاصل کرنے والے ایک جیسی قابلیت اور ایک جیسے دماغ کے ہوتے ہیں؟ اور کیا سکول میں پڑھنے والوں میں سے سارے انٹرنس پاس کر لیتے ہیں؟ سارے لڑکے ایک ہی وقت میں ایک ہی استاد سے ایک ہی کتاب پڑھتے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک کا دماغ نہایت اعلےٰ ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر زیادہ قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے کے اندر وہ قابلیت پیدا نہیں ہوتی یہی انٹرنس پاس تھے یا ان سے کم تعلیمیافتہ لوگ جن میں سے ایڈیسن اور ایسے ہی اور مشہور لوگ پیدا ہوئے۔ کہ بڑے بڑے انٹرنس پاس اور بڑے بڑے سائنسدان، ان کے سامنے طفل مکتب کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ ایک طرف وہ بھی تھے اور دوسری طرف بعض انٹرنس پاس بھی ہوتے ہیں کہ اگر ان کو ایک فقرہ لکھا یا جائے تو صحیح نہیں لکھ سکیں گے پس اس قسم کی مساوات انسانی طاقت سے بالا ہے۔ ایسے موقعہ پر یہی کیا جائیگا کہ جنہوں نے قرب میں رہنے کے لئے قربانی کی ہوگی ان کی وہ قربانی کام آ جائے گی اور وہ

دوسروں سے پہلے دین کے کاموں میں حصّہ

لے سکیں گے۔ پس ان حالات میں نہ تو میں یہ کر سکتا ہوں کہ جو پہلے ہیں ان کو پیچھے کر دوں اور نہ ہی یہ کر سکتا ہوں کہ سات تراجم کے لئے بارہ کے وعدے لے لوں۔ آخر سوچ کر میں نے فیصلہ کیا کہ چونکہ سینکڑوں کے دل میں اس موقعہ سے محروم رہنے سے خلش پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ان کو بھی فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے۔ اور آئے حالات میں مَیں نے مناسب سمجھا کہ گزشتہ جمعہ میں جس امر کے متعلق خطبہ دینے کا اعلان میں نے کیا تھا اسے ملتوی کر کے آج کے خطبہ میں اس بات کے متعلق بیان کر دوں تاکہ جو تراجم میں حصہ لینے کے لئے بے تاب ہیں۔ ان کو بھی موقعہ دیا جائے اور ان کے لئے بھی اصل تحریک میں حصہ لینے کا رستہ کھل جائے۔

جیسا کہ میں نے اعلان کیا تھا۔

سات زبانوں میں بارہ بارہ کتابوں کے سیٹ

کی مکمل اشاعت کے خرچ کا اندازہ پانچ لاکھ چار ہزار روپیہ ہے۔ (عربی اور انگریزی میں بارہ بارہ کتب کا سیٹ چھپوانے پر ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ اس کے علاوہ ہے۔) اور

قرآن مجید کے تراجم کی چھپوائی کا اندازہ

ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ اور جلد بندی کا خرچ شامل کر کے ایک لاکھ بائیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے۔ تراجم کا بیالیس ہزار کا وعدہ تو آ چکا ہے۔ اب چھپوائی کا خرچ باقی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس خرچ کے حصّے کر دوں تاکہ سب کو حصہ لینے کا موقعہ مل سکے اور ان پر کوئی ایسا بوجھ نہ پڑے کہ وہ دوسرے اہم چندوں میں پیچھے رہ جائیں۔ اس لئے میں نے تجویز کی ہے کہ قرآن مجید کے سات تراجم کی اشاعت کا خرچ اور سات زبانوں میں بارہ بارہ کتابوں کے سیٹ کی مکمل اشاعت کا خرچ (یعنی پانچہزار روپیہ ایک کتاب کا جلد بندی سمیت چھپوائی کا خرچ اور ایک ہزار روپیہ ایک کتاب کا ایک زبان میں ترجمہ کا خرچ) میں خود جماعتوں پر تقسیم کر دوں۔ قرآن مجید کے ایک زبان کے ترجمہ کی اشاعت کا پندرہ ہزار روپیہ۔ اور ایک زبان میں ایک کتاب کی مکمل اشاعت کا چھ ہزار روپیہ یہ اکیس ہزار روپیہ بنتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ توفیق دے تو چند افراد ملکر یا ایک ایک جماعت ہی یہ اکیس ہزار روپیہ کر تو سکتی ہے۔ مگر اس قسم کی ساری جماعتیں نہیں ہیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

کلکتہ کی جماعت

نے ایک ترجمہ کا خرچ اور ایک ترجمہ کی اشاعت کا خرچ۔ جسکے معنے ہیں اکیس ہزار روپیہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ کلکتہ کی جماعت نے ابھی ابھی بغیر دوسرے لازمی چندوں میں کوئی کمی کرنے کے پچاس ہزار روپیہ وہاں کی مسجد کے لئے جمع کیا تھا۔ اتنی بڑی قربانی کے بعد وہ بھی زیادہ روپیہ نہیں دے سکتے تھے مگر خدا تعالےٰ نے ان کو توفیق دی اور انہوں نے اکیس ہزار روپیہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ مگر عام طور پر وہ حلقے جو ایک قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت اور ایک کتاب کے ترجمہ اور اسکی اشاعت کا بوجھ اٹھا سکیں اتنے وسیع ہیں کہ اپنے علاقہ سے مشورہ کرنا ان کے لئے بہت دقت چاہتا ہے

سوائے قادیان کے حلقہ کے

کہ یہ جماعت ایسی ہے۔ کہ وہ اکیلی یہ بوجھ اٹھا سکتی ہے۔ اور بوجہ ایک شہر کی جماعت ہونے کے فوراً مشورہ کر سکتی ہے۔ باقی جماعتیں ایسی ہیں جو اگر حصہ لینا چاہیں تو تین تین چار چار یا پانچ پانچ ضلعے ملکر اس رقم کو پورا کر سکتی ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کا جلدی مشورہ کر کے اس تحریک میں حصّہ لینے کی اطلاع دینا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ لیکن جن کے دلوں میں جوش اور اخلاص ہے ان کو اس موقعہ سے محروم کر دینا بھی ظلم ہے مومن ہی سمجھ سکتا ہے۔ کہ

قربانی کا موقعہ نہ ملنے سے

اسے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ منافق تو موقعہ نکل جانے پر سمجھتا ہے چلو چھٹی ہوئی مگر مومن کی اس چھ ہزار یا پانچ ہزار یا دس ہزار روپیہ کی قربانی کو اگر قبول نہ کیا جائے تو اس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کو دس ہزار روپیہ واپس کر دیا گیا ہے۔ یا پانچ ہزار روپیہ واپس کر دیا گیا ہے۔ یا چھ ہزار روپیہ واپس کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اسے یوں معلوم ہوتا ہے کہ

چھ ہزار خنجر

اس کے سینہ میں گھونپ دیا گیا ہے۔ اس تکلیف کو وہی سمجھ سکتا ہے۔ جسکی روحانی آنکھیں ہوں دوسری دنیا اس تکلیف کو نہیں سمجھتی پس ان حالات کو مدنظر رکھ کر میں نے تجویز کیا ہے۔ کہ قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کا خرچ اور سات زبانوں میں ایک ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ میں خود ہی علاقوں پر تقسیم کر دوں تاکہ سب کو اس تحریک میں حصہ لینے کا موقعہ مل سکے۔ اور اس ثواب سے وہ محروم نہ رہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کلکتہ کی جماعت نے خود اپنے ذمہ اکیس ہزار روپیہ لیا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے ایک خاندان کے دو بھائیوں نے چھ ہزار روپیہ جماعت سے علیحدہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ پس وہاں سے یہ رقم آسانی سے جمع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے خود ہی یہ بوجھ اٹھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ پس ان سات حصوں میں سے

پہلے حصہ کے بوجھ اٹھانے کا حق کلکتہ کو

ملتا ہے۔ یعنی قرآن مجید کے ایک ترجمہ کی چھپوائی اور ایک کتاب کی مکمل اشاعت کا خرچ اور یہ حق میں ان کو دیتا ہوں۔ اگر وہ چاہیں تو ہماری طرف سے اجازت ہے کہ وہ بنگال کی دوسری جماعتوں کو بھی اس میں شامل کر لیں۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کے ایک ترجمہ کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ

قادیان کی جماعت

کے ذمہ لگاتا ہوں۔ یہ دو تراجم کے خرچ کے علاوہ ہوگا۔ اگر میری اور میرے خاندان کی حالت اس وقت ایسی ہوتی کہ ہم اپنے ذمہ ایک ترجمہ کی اشاعت کا خرچ علیحدہ لے سکتے تو میں اپنا حصہ الگ لے لیتا لیکن سردست میں اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا اس لئے سردست ہم بھی باقی جماعت قادیان کے ساتھ شامل ہو کر ایک ترجمہ کی اشاعت میں حصہ لینگے قرآن مجید کے ایک ترجمہ کی چھپوائی کا خرچ اور ایک کتاب کی ایک زبان میں مکمل اشاعت کا خرچ میں

لجنہ اماء اللہ کے ذمہ

لگاتا ہوں۔ لجنہ کیطرف سے بارہ ہزار کا وعدہ پہلے آ چکا ہے یعنی دو تراجم کرانیکا خرچ اس بارہ ہزار کو اس نئی ذمہ داری کے ساتھ ملایا جائے تو کل تینتیس ہزار روپیہ بنتا ہے۔ اس رقم کا جمع کرنا ان کیلئے مشکل نہیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر وہ اچھی طرح کوشش کریں تو تینتیس ہزار روپیہ سے بھی زیادہ جمع کر سکتی ہیں۔ مسجد جرمن کے لئے ستر ہزار سے زیادہ روپیہ انہوں نے جمع کر لیا تھا۔ اور اب اسوقت سے جماعت بھی زیادہ ہے اور مالی حیثیت کے لحاظ سے بھی پہلے کی نسبت اب اچھی حالت ہے، اسلئے بغیر اسکے کہ دوسرے چندوں پر کوئی اثر پڑے وہ یہ بوجھ آسانی سے اٹھا سکتی ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ وہ اس سے زیادہ بوجھ اٹھا سکتی ہیں۔ اگر لجنہ کی تنظیم اچھی ہو اور اچھا کام کرنے والیاں ہوں جو پراپیگنڈا کریں اور چٹھیاں لکھیں تو وہ ایک لاکھ روپیہ بغیر کسی مشکل کے بڑی آسانی سے ادا کر سکتی ہیں۔ ہماری جماعت میں دو تین سو آدمیوں کی بیویاں ایسی ہیں جو سَو سَو روپیہ آسانی سے دے سکتی ہیں۔ یہ سَو سَو روپیہ میں نے کم سے کم بتایا ہے ورنہ بعض ایسی بھی ہیں جو تین تین چار چار سو دے سکتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو ہزار ہزار روپیہ دے سکتی ہیں۔ بہرحال ایسی مالدار عورتیں آسانی سے تیس چالیس ہزار دے سکتی ہیں اور باقی متوسط طبقہ اور غرباء کو ملا کر آسانی سے ایک لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

337

کیونکہ مالدار طبقہ سے زیادہ چندہ غربا کا ہوتا ہے۔ غربا کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ پس اگر ہماری جماعت کی غریب مستورات سے اٹھنی اٹھنی بھی جمع کی جائے۔ تو پچاس ہزار روپیہ بن جائے گا۔ پس

عورتوں کے ذمہ ایک لاکھ روپیہ

بھی لگا دیا جائے۔ تو آسانی سے دے سکتی ہیں۔ مگر چونکہ تحریک جدید بھی اور دوسری بھی بعض مدیں ہیں۔ اس لئے فی الحال ۱۲ ہزار روپیہ کی رقم ان کے ذمہ اور لگاتا ہوں بارہ ہزار کا ان کا پہلا وعدہ ہے۔ ۱۲ ہزار روپیہ یہ ملا کر تنتیس ۳۳ ہزار روپے ہو جائینگے

چوتھا حصہ حیدر آباد دکن صوبہ مدراس اور بمبئی اور میسور

کی جماعتوں کو دیتا ہوں۔ گویا بمبئی ۔ مدراس اور ان صوبوں سے ملحقہ ریاستیں۔ یہ سب مل کر اکیس ہزار روپیہ اپنے ذمہ لے لیں اگر یہ جماعتیں اخلاص سے چندہ دیں تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ رقم دے سکتی ہیں گو ان علاقوں میں جماعتیں کم ہیں۔ مگر آسودہ حال لوگ خاصی تعداد میں ہیں۔ باقی تین حصے رہ گئے۔ چونکہ ایک ترجمہ کے خرچ کا وعدہ لاہور کی جماعت نے اور ایک ترجمہ کے خرچ کا وعدہ قصور کے عبد الرحمٰن صاحب مل اونرنے کیا ہوا ہے اور یہ بارہ ہزار روپیہ کی رقم بنتی ہے۔ اور صرف نو ہزار کی زائد ضرورت رہتی ہے۔ پس اس حصہ کی رقم کو پورا کرنے کی ذمہ داری میں

اضلاع لاہور۔ فیروز پور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور امرتسر

پر مقرر کرتا ہوں۔ یہ پانچ اضلاع ملکر اکیس ہزار روپیہ آسانی سے دے سکتے ہیں۔ اگر جماعتوں کے کارکن اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو ان پانچ ضلعوں کے لئے یہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ ایک ترجمہ قرآن مجید کی چھپوائی کا خرچ اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ اکیس ہزار روپیہ

صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ

ملکر اٹھا سکتے ہیں۔ ان صوبوں میں جماعتیں بے شک کم ہیں۔ لیکن اگر وہاں کے کارکن صحیح طور پر کوشش کریں۔ تو اتنا چندہ کوئی مشکل نہیں۔ پھر اس کی ادائیگی کی مدت بھی ایک سال تک چلے گی۔ اس لئے اس عرصہ میں ایسی کوشش کی جاسکتی ہے۔ کہ بغیر دوسرے چندوں پر اثر ہونے کے یہ رقم آسانی سے جمع ہو سکے ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک اس

وعدہ کی ادائیگی کی میعاد

ہے۔ اس کے متعلق مجھے پوری واقفیت نہیں کہ ان صوبوں میں جماعتوں کی تعداد کتنی ہے۔ اگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان کی تعداد تھوڑی ہے۔ اور اس لحاظ سے اکیس ہزار روپیہ کی رقم زیادہ ہوئی۔ تو پھر پنجاب کے بعض اضلاع مثلاً ملتان۔ ڈیرہ غازیخاں۔ مظفر گڑھ راولپنڈی کیمل پور وغیرہ بھی ان کے ساتھ شامل کر دیئے جائیں گے۔ یہ چھ حصوں کی تقسیم ہوئی

ساتویں ترجمہ قرآن مجید کی چھپوائی۔ اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ میں

ضلع لدھیانہ۔ ضلع انبالہ۔ ریاست پٹیالہ دہلی یوپی اور بہار

کے علاقوں کے ذمہ لگاتا ہوں۔ یہ تین صوبے اور کچھ حصہ پنجاب کا۔ ہندوستان کا یہ وسطی علاقہ قرآن مجید کے ایک ترجمہ کی چھپوائی کا خرچ اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ اکیس ہزار روپیہ میرے نزدیک آسانی سے جمع کر سکتا ہے

ان سات جگہوں پر ایک ایک ترجمہ قرآن مجید کی چھپوائی اور ایک ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ میں نے خود تقسیم کر دیا ہے۔ لیکن ایسا میں نے حکماً نہیں کیا۔ بلکہ ان کی آسانی اور سہولت کے لئے ایسا کیا ہے۔

لاہور کے علاقہ کی ذمہ داری میں

لاہور کی جماعت

پر ڈالتا ہوں۔ کہ وہ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ فیروز پور اور امرتسر کے اضلاع سے مشورہ کریں۔ اور اگر اس مشورہ کے بعد وہ ایک حصہ کی ذمہ داری اٹھا سکتے ہوں۔ تو ایک حصہ اس حلقہ کے لئے لے لیں۔ اگر معلوم ہوا۔ کہ یہ حلقہ اس رقم کو پورا نہیں کر سکتا۔ اور کچھ کسر رہ جاتی ہے۔ تو کچھ اور اضلاع اس حلقہ میں ملا دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر فرق زیادہ ہوا۔ تو پھر یہ حصہ کسی اور جماعت اور حلقہ کو دے دیا جائے گا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ اگر وہ یہ انعام نہ لینا چاہیں۔ تو پھر یہ انعام اور علاقوں کو دیدیا جائے گا۔ اسی طرح صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کے امرا اپنے اپنے صوبہ کی جماعتوں سے مشورہ کرکے اطلاع دیں۔ کہ انکا صوبہ کس حد تک یہ بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ جب ان دونوں کی طرف سے اطلاع آجائیگی۔ تو پھر ہم اندازہ کر سکیں گے کہ آیا دونوں صوبے ملکر اکیس ہزار روپیہ کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر اس اندازہ سے کچھ کمی ہوئی۔ تو پھر اور علاقہ ان کے ساتھ ملا دینگے۔ لیکن اگر یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ رقم اندازہ سے بہت کم ہے۔ تو پھر یہ انعام ہم کسی اور علاقہ کو دیدینگے۔

اسی طرح

دہلی کے حلقہ کے لئے دہلی مرکز ہے

دہلی کی جماعت اپنے حلقہ یعنے ضلع لدھیانہ ضلع انبالہ۔ ریاست پٹیالہ۔ یو۔پی اور بہار کی جماعتوں سے مشورہ کرکے اطلاع دے کہ آیا یہ حلقہ اکیس ہزار روپیہ کا بوجھ بغیر اس کے کہ دوسرے چندوں پر اس کا اثر پڑے اپنے ذمہ لے سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ان کا جواب آیا۔ کہ ہاں ہم آسانی سے لے سکتے ہیں۔ تو پھر یہ انعام ان کو دے دیا جائے گا ورنہ یہ انعام ہم کسی اور علاقہ کو دے دینگے کلکتہ والوں نے خود ہی وعدہ کیا ہے۔ اس لئے ان کی طرف سے کسی اطلاع کی ضرورت نہیں البتہ ہماری طرف سے اجازت ہے۔ کہ اگر وہ چاہیں تو بنگال کی جماعتوں کو ساتھ ملا لیں

حیدر آباد کے حلقہ کے لئے میں

سکندر آباد اور حیدر آباد

کی جماعتوں کے امراء اور سیکرٹریوں کو ذمہ وار بناتا ہوں۔ کہ وہ میسور۔ بمبئی اور مدراس کی جماعتوں کے امرا اور کارکنوں سے مشورہ کرکے اطلاع دیں۔ اگر ان جماعتوں نے کہا۔ کہ ہم یہ بوجھ اٹھا سکیں گے۔ تو یہ انعام ان کے پاس رہنے دیں گے۔ یا اگر انہوں نے کہا۔ کہ فلاں حد تک اٹھا سکتے ہیں۔ تو پھر اور قریب قریب کے علاقوں کو ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور اگر انہوں نے کہا۔ کہ ہم یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے یا وہ اندازہ سے بہت کم اٹھا سکتے ہوں کیونکہ اس طرف جماعتیں بہت کم ہیں۔ تو پھر ہم یہ انعام کسی اور علاقہ کو دے دیں گے۔

پس ان سات جگہوں پر میں نے یہ انعام اپنی طرف سے تقسیم کر دیا ہے۔ حکم کے طور پر نہیں بلکہ انکی

سہولت اور آسانی کے لئے

کیونکہ خود حلقے مقرر کرنا جماعتوں کے لئے ناممکن تھا۔ تاکہ وہ اس انعام سے محروم نہ رہ جائیں۔ ابھی بہت سے علاقے باقی ہیں۔ سیالکوٹ۔ گجرات جہلم سرگودہا۔ لائلپور۔ ملتان۔ منٹگمری۔ جالندھر۔ ہوشیارپور وغیرہ یہ سب اضلاع ابھی تک ریزرو کے طور پر رکھے ہیں۔ تاکہ اگر دوسرے حلقوں میں سے بعض یہ پورا بوجھ نہ اٹھا سکیں۔ اور ان کے چندوں میں کچھ کمی رہ جائے۔ تو ان علاقوں میں سے کچھ حصہ ان کے ساتھ ملا دیا جائے۔ یا اگر کوئی علاقہ یہ بوجھ نہ اٹھانا چاہے۔ تو پھر وہ انعام ریزرو اضلاع کو دے دیا جائے۔

متذکرہ علاقوں کے سوا اور بھی کئی علاقے ہیں۔ جن کو میں نے

ریزرو کے طور پر

رکھ لیا ہے۔ پس یہ اعلان میں نے اس لئے کیا ہے۔ تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں اس تحریک میں حصہ لینے اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کا جوش ہے وہ مایوس نہ ہوں۔ تراجم کا خرچ پورا ہو چکا ہے۔ مگر خالی ترجمہ اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ جب تک چھپ کر اس کی اشاعت نہ ہو اس لئے ان تراجم کا چھپوانا بھی ترجمہ ہی کا حصہ ہے۔ اور جن کو تراجم میں حصہ لینے کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ ان کی چھپوائی میں حصہ لے کر ثواب میں شریک ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ترجمہ جب تک چھپ نہ جائے بالکل ایسا ہی ہے۔ جس طرح ایک آدمی گونگا ہو۔ اور بات نہ کر سکے۔ اور بہرا ہو۔ کسی دوسرے کی بات بھی نہ سن سکے۔ ایسے ہی ترجمہ بھی اس وقت تک بے کار رہے۔ جب تک اسے شائع نہ کیا جائے۔ پس

تراجم کی اشاعت میں حصہ لینے والے

تراجم کرانے میں حصہ لینے والوں سے کم نہیں۔ انہوں نے ترجمہ کروانے میں حصہ لیکر ثواب حاصل کیا یہ اس ترجمہ کو چھپوا کر اسی ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے تراجم میں حصہ لے لیا ہے۔ انہوں نے اس لئے حصہ نہیں لیا۔ کہ وہ دوسروں سے اخلاص میں زیادہ تھے۔ بلکہ اس لئے کہ قریب میں رہنے کی وجہ سے ان کو حصہ لینے کا پہلے موقعہ مل گیا

ہماری شریعت کا فیصلہ

ہے۔ کہ جسکے اندر جوش اور اخلاص ہو۔ خدا تعالےٰ اسکو ثواب میں حصہ دے دیتا ہے۔ مگر چونکہ ظاہر طور پر حصہ نہ لے سکنے کا دل کو صدمہ ہوتا ہے۔ اسلئے میں نے ظاہر میں بھی موقعہ مہیا کر دیا ہے۔ تاکہ مومنوں کے دلوں کو صدمہ نہ ہو۔ اور وہ ظاہر و باطن میں ثواب اور کام میں شریک ہوں۔ اور

اسی غرض کے لئے میں نے ایک ایک ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت اور ایک ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ ان

سات حصوں پر تقسیم

کر دیا ہے۔ ایک ترجمہ قرآن مجید اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ سارے ہندوستان کی لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگایا ہے۔ ایک ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ قادیان کی جماعت کے ذمہ ڈالا ہے۔ ایک ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ لاہور، امرتسر شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور فیروزپور کی جماعتوں پر ڈالا ہے۔ ایک قرآن مجید کے ترجمہ کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ دہلی۔ بہار۔ یو۔پی اور ضلع لدھیانہ ضلع انبالہ اور ریاست پٹیالہ کے ذمہ لگایا ہے۔ ایک ترجمہ کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا بوجھ پہلے ہی کلکتہ کی جماعت نے اپنے ذمہ لے لیا ہوا ہے۔ ایک ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کے بوجھ حیدر آباد دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ مدراس اور اس کے ساتھ ملحقہ ریاستوں کے ذمہ لگایا ہے۔ اور ایک ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا بوجھ صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کی جماعتوں کے ذمہ لگایا ہے۔ یہ سات تراجم قرآن کی اشاعت اور سات کتب کی اشاعت کا خرچ ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ

ذمہ داری اختیاری ہے جبری نہیں

جو حلقہ اس بوجھ کو نہ اٹھا سکے وہ اطلاع دے اس کا حصہ کسی دوسرے حلقہ کو دے دیا جائے گا۔ پس جب ان علاقوں کی طرف سے اطلاع آجائے گی کہ انہوں نے یہ بوجھ اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اس وقت سے یہ چندہ ان کے ذمہ سمجھا جائے گا۔ مَیں نے صرف ان کو مشورہ دیا ہے۔ اور اس لئے ان کے نام لے دیئے ہیں تاکہ وہ اس موقعہ سے محروم نہ رہ جائیں۔ ورنہ ضروری نہیں کہ وہ یہ بوجھ اپنے ذمہ لیں۔ میں نے صرف اس لئے نام لے دیئے ہیں۔ تاکہ مشورہ کر کے ہمیں جلدی اطلاع دے سکیں۔ اور اگر وہ حصہ نہ لینا چاہیں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ابھی ہمارے پاس جماعت کے ایسے حصے ریزرو ہیں۔ جو اس بوجھ کو اٹھا لیں گے یا یوں کہو کہ اس انعام کو اچک لیں گے۔

پس مَیں نے جماعتوں کے نام بھی بتا دیئے ہیں۔ اور ہر جگہ کا مرکز بھی مقرر کر دیا ہے۔ ہر علاقہ کے مراکز کو چاہئیے کہ مجھے ایک مہینہ کے اندر اندر یعنی ۳۰ نومبر تک اپنے حلقہ کی جماعتوں سے مشورہ کر کے اطلاع دے۔ کہ کس حد تک ان کا علاقہ بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ ان وعدوں کی ادائیگی کے لئے ایک سال کی میعاد ہے۔

آخری میعاد ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء ہے

پس مجھے ایک مہینہ کے اندر اندر یعنی ۳۰ نومبر تک بلکہ

۲۵ نومبر تک

یہ اطلاع پہنچ جانی چاہئیے۔ کہ آیا وہ علاقے جن کے مَیں نے نام لئے ہیں۔ یہ بوجھ اٹھانے کا ذمہ لینے کے لئے تیار ہیں۔ یا نہیں۔ تاکہ اگر وہ تیار نہ ہوں تو ہم یہ انعام دوسروں کو دے سکیں۔ ابھی پنجاب کے کئی ضلعے باقی ہیں۔ اور ابھی ہندوستان کے بھی کئی علاقے باقی ہیں جن پر ہم یہ انعام تقسیم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے باہر کے علاقے باقی ہیں اور ابھی بعض افراد کے گروپ بھی باقی ہیں جو آسانی سے یہ بوجھ اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔ اس لئے جن علاقوں کے میں نے نام لئے ہیں۔ ان پر کوئی جبر نہیں بلکہ ان کی سہولت کے لئے نام لئے ہیں چاہیں تو یہ بوجھ اپنے ذمہ لے لیں اور نہ چاہیں تو معذوری ظاہر کر دیں۔ ہم بغیر کسی شکوہ کے یہ بوجھ کسی اور علاقہ کے سپرد کر دیں گے۔

وقف آمد تحریک جدید کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ قاعدہ تجویز فرمایا ہے کہ ایسے احباب جن کا گذارہ محض تنخواہ پر ہے۔ ان سے دو ماہ کی آمد سے زیادہ کا وقف قبول نہیں کیا جائیگا۔ لہٰذا جن دوستوں کا گذارہ محض تنخواہ پر ہو۔ اور انہوں نے دو ماہ سے زیادہ کی آمد وقف کی ہو۔ وہ مطلع فرمائیں تاکہ ان کے فارم ہائے وقف میں اصلاح کر لی جائے۔ آئندہ کے لئے احباب اپنی تنخواہ دو ماہ سے زیادہ وقف کرنے کی صورت میں تصریح فرمایا کریں۔ کہ کیا ان کا گذارہ محض تنخواہ پر ہے۔ یا جائداد پر بھی ہے۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

ضلع وار نظام کے قیام کے متعلق یاد دہانی

گذشتہ مجلس مشاورت میں صوبہ پنجاب میں ضلع وار نظام کے قیام کے متعلق فیصلہ ہوا تھا۔ اور فی الحال اس نظام کے قیام کے لئے تجربۃً اضلاع گورداسپور۔ لاہور۔ لائلپور گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سرگودہا۔ فیروزپور سیالکوٹ۔ جالندھر اور ہوشیارپور کو منتخب کیا گیا تھا۔ مشاورۃ کے اس فیصلہ کو اخبار الفضل مجریہ ۱۷ اگست ۱۹۴۴ء میں شائع کر دیا گیا تھا۔ اور کارروائی کے لئے فوری ضرورت کے مطابق ہدایات بھی دیدی گئی تھیں۔ کہ سر دست کن امور کے متعلق جماعتوں کو مشورہ اور فیصلہ کر کے ۱۵ اکتوبر تک نظارت علیا میں رپورٹ کرنی ہے۔ رپورٹ کے لئے جو میعاد ۱۵ اکتوبر کی مقرر کی گئی تھی۔ وہ دو ہفتہ سے گزر چکی ہے۔ لیکن سوائے اضلاع سرگودھا۔ فیروزپور اور ہوشیارپور کے اور کسی ضلع کی طرف سے تا حال رپورٹ نہیں آئی (ضلع جالندھر کی رپورٹ بوجہ نامکمل اور بے قاعدہ ہونے کے اسی ذیل میں سمجھی گئی ہے) اس لئے ان اضلاع کے ذمہ دار اراکین کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی مجلس مشاورۃ کے اس فیصلہ کی تعمیل کے لئے فوری اقدام کریں۔ اور تکمیل کارروائی کے بعد مطابق ہدایات مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۱۷ اگست ۱۹۴۴ء ۲۰ نومبر سے قبل مطلوبہ رپورٹ ارسال فرمائیں اس بارہ میں بذریعہ خطوط انفرادی طور پر بھی یاد دہانی کی گئی ہے۔

اسی سلسلہ میں دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مشاورۃ کے اجلاس میں ہی بعض اور جماعتوں نے بھی اپنے اضلاع میں یہ نظام قائم کئے جانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ ایسی جماعتوں کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ

"جو جماعتیں اس تنظیم میں شامل ہونا چاہیں وہ تین ماہ کے عرصہ کے اندر اندر اپنی درخواستیں صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا دیں۔ ضلع کی جماعت اپنے آدمی بھیج کر دوسری جماعتوں کو اس کے لئے تیار کرے۔ اور پھر اگر اکثریت اس کے لئے تیار ہو جائے۔ تو ریزولیوشن پاس کر کے صدر انجمن احمدیہ کو بھجوایا جائے۔"

گو مذکورہ بالا اضلاع کے علاوہ دوسرے اضلاع کے لئے یہ نظام فی الحال طوعی ہے۔ اگر کسی ضلع کی جماعتیں اس نظام کو اپنے ضلع میں قائم کرنا چاہیں۔ تو حضور کے فیصلہ کے ماتحت عملدر آمد کریں۔ اس سلسلہ میں مجھے یہ اعلان کرنے میں خوشی ہے۔ کہ ضلع ملتان کی جماعتوں نے طوعی طور پر ضلع وار نظام کو اپنے لئے قبول کر کے رپورٹ بھجدی ہے۔

نوٹ:۔ جن اضلاع کی رپورٹیں آچکی ہیں۔ اُن کو فیصلہ کی اطلاع بعد منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دی جائے گی۔ انتظار فرماویں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اُردو تبلیغی لٹریچر

پیارے امام کی پیاری باتیں	۱—۰—۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰—۸—۰
ملفوظات امام زماں	۰—۴—۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰—۴—۰
نماز مترجم	۰—۳—۰
نماز مترجم باتصویر	۰—۴—۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۰—۲—۰
دو نوجہاں میں فلاح پانے کی راہ	۰—۲—۰
تمام جہاں کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ انعام	۰—۲—۰
اسلام کا ایک عظیم الشان نشان	۰—۱—۰
	۲—۸—۰

جملہ دس کتابوں کے سٹ کی قیمت ۲-۸-۰ معہ محصول ڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعاء

ازالحاج مولوی غلام حسین صاحب بی اے ایس۔ پنشنر۔ قادیان

رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من العالمین۔

ملک۔ یعنی تسلط۔ اس کے لئے دو چیزیں لازمی ہیں۔ انسان اپنی آزادی کو کھو کر پہلے خود تکلیف اُٹھاتا ہے۔ پھر ملک کی جو کچھ آزادی چھین کر اس کے لئے تکلیف کا موجب بنتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نبی تھے اور بادشاہ بھی۔ یعنی جہاں وہ توحید الٰہی کے پھیلانے اور دین الٰہی کی حفاظت کے ذمہ دار تھے۔ وہاں دین کے دشمنوں اور ملک میں فساد کرنے والوں کا انسداد بھی ان ہی کے ذمہ تھا۔ اور اس میں وہ ایسے کامیاب تھے کہ ملک کے بڑے بڑے لوگ خواہ مذہبی پیشوا تھے یا سیاسی۔ سب ان سے کانپتے تھے۔ اور شیاطین کو سوائے اس کے چارہ نہ تھا۔ کہ ان کے خلاف پروپیگنڈا کرکے خفیہ خفیہ تباہی اور مخفی طور پر زور پا کر ان کی سلطنت کو اکھیڑ پھینکیں چنانچہ پہلے بیل الٰہوں نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا اور پھر ایسی سوسائٹیاں قائم کیں۔ جو بصیغہ راز کام کرتی تھیں۔ اور اب تک بعض جگہ بطور یادگار خال خال چلی آرہی ہیں۔ قرآن مجید سیپارہ اوّل کی آیت ما تتلوا الشیاطین علٰی ملک سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا میں جو اشارہ ہے۔ وہ اسی بات کی طرف ہے۔ پس سلیمان علیہ السلام کا ان حالات کے ماتحت یہ دعا مانگنا کہ اے اللہ مجھے ایسا غلبہ عطا کر کہ جہاں میں اور کسی کو نہ مل سکے۔ محض فتح دین کے لئے تھا نہ کسی نفسانی غرض کے ماتحت۔ عیاں ہے کہ ان حالات کے ماتحت اگر ان کا اقتدار کھو جاتا تو دین کی تباہی اس کا لازمی نتیجہ ہوتا۔

پس سلیمان علیہ السلام کی اگر یہ دعا تھی جس کا ورثہ ہے یا ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولاد کے متعلق دعا تھی۔ یا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے متعلق جدوجہد تھی۔ یا حضرت مسیح موعود کا تحریک اسلام کے متعلق دعا یا جہاد ہے۔ تو یہ سب خدا کے حکم کے ماتحت تھے اور ہیں۔ یہ ہستیاں اپنے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ مالک حقیقی کے لئے تھیں اور ہیں۔ یہی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تھی۔ فرماتے ہیں:۔

> ہے یہ مرا ایک ذرہ عزت تہائے ایں دُنیا
> منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

اعلان معافی

چودھری عطاء اللہ صاحب واقف زندگی اکونٹنٹ کنسری فیکٹری کو ان کی درخواست معافی پر سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہے۔ اور دوبارہ واقفین میں شامل فرما لیا ہے۔ انچارج تحریک جدید

وارڈر نیز سرویر

انجنیئرنگ انسٹی ٹیوٹ سکھر میں سرونیگ کا کام سیکھنے والوں کے لئے چند اسامیاں خالی ہیں۔ امیدوار میٹرک پاس ہو۔ دوران ٹرینگ میں ۹۰/- روپے وظیفہ ملے گا۔ ٹرینگ کے بعد -/۸۰ روپیہ تنخواہ علاوہ راشن وردی شروع ہوتی ہے۔ میٹرک پاس نوجوانوں کے لئے بہت اچھی جگہ ہے۔ جو احمدی نوجوان وہاں بھرتی ہو کر گئے ہیں ان کی رائے ہے کہ اس جگہ احمدیوں کو کثرت سے آنا چاہیئے۔

مرزا شریف احمد اے آر او۔ لاہور ایریا قادیان

فوری ضرورت

نفضل عمر ہوسٹل کے لئے ایک میٹرک پاس کلرک اور مددگار کارکن کی فوری طور پر ضرورت ہے تنخواہ حسب ذیل ہوگی:۔

کلرک۔ ۳۰-۱/۲-۴۵-۱/۲-۸ روپے مہنگائی الاؤنس۔

مددگار کارکن۔ ۱۰ روپے۔ مہنگائی الاؤنس ۱/۲-۶ روپے

خاکسار سے مل کر یا بذریعہ خط و کتابت تفصیلات طے کریں۔ خاکسار محمد علی ایم اے۔ فضل عمر ہوسٹل قادیان

گرونانک جنم دن پر کراچی میں تقریریں

گرونانک جنم دن کے موقعہ پر ۱۲ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو کراچی میں مولوی احمد خاں صاحب نسیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تین لیکچر ہوئے۔ پہلا لیکچر اکال بنگہ میں ساڑھے گیارہ بجے دن ہوا۔ ایک بڑے مجمع میں آپ نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور آپ کی تعلیم دلکش انداز میں سکھوں کے سامنے پیش کی۔ جب آپ نے حضرت بابا نانک صاحب کے موحدانہ شلوک پڑھے تو حاضرین از حد متاثر ہوئے۔

دوسرا لیکچر خالق دینا ہال میں زیر صدارت جناب حاتم علوی صاحب ہوا۔ وسیع ہال میں ہزارہا مرد وزن نے مولوی صاحب موصوف کا لیکچر سُنا۔ اور آپ کے خیالات سے بہت اچھا اثر لیا۔

تیسرا لیکچر شام کو رتن طلائی گوردوارہ میں ہوا۔ مولوی صاحب کے لیکچر سے قبل مولوی نورالحق صاحب انور مجاہد تحریک جدید نے لیکچر دیا۔ جس میں حضرت بابا نانک کے توحید کے پھیلانے اور اتحاد قائم کرنے کی کوششوں کا ذکر نہایت مؤثر الفاظ میں کیا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اس کے بعد جناب قیس مینائی صاحب نے حضرت بابا صاحب کی شان میں عقیدتمندانہ گیت سنایا۔ مولوی صاحب نے دل نشین پیرائے میں لیکچر دیا۔ جسے تمام حاضرین نے بہت پسند کیا۔ صاحب صدر نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ ان لیکچروں کے باعث خدا تعالیٰ کے فضل سے کراچی کے سکھ طبقہ میں احمدیت کے متعلق اچھا اثر پیدا ہوا ہے۔

خاکسار محمد نواز کمشنکی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی

ساقیٔ کوثر کے حضور میں

بتقریب یوم سیرۃ النبیؐ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

> محمد مصطفےٰؐ پر جان ہو قربان اکمل کی
> پلا ساقی پلا ساقی کہ تشنہ کام ہیں مے کش
> پلائے جا پلائے جا ہمیں بے خود بنائے جا
> ہے مدہوشی میں سرجوشی۔ نہیں ہے عافیت کوشی
> گھٹائیں چھا رہی ہیں جلد ہو سامان مے نوشی
> ابھی آنکھوں میں دم ہے اور دلوں میں جوش پیہم ہے
> تڑپتے ہیں ہزاروں سجدہ ہائے شوق ماتھے میں
> بہت کچھ تم نے دیکھا اور دیکھو گے ابھی تلعی
>
> کہ یہ ہستی ہے ہادی انس و جاں اعلیٰ و اسفل کی
> جو تند و تیز ہو بے شک۔ مگر پہلے ذرا ہلکی
> نظر آتی ہے ساغر میں شبیہ یار کی جھلکی
> کہ روحوں نے بھر بھری لی جو پیمانے سے کچھ چھلکی
> مرے ساقی ہاں مرے ساقی!! عطا ہو بس وہی کل کی
> بڑھاپا آگیا لیکن جوانی ابھی نہیں ڈھلکی
> تری چوکھٹ ہے مسجود خلائق روز اوّل کی
> غزائے مذہبی ہیں کھلتی ہیں کس کس کے کس بل کی
>
> یہی ہے آرزو۔ میری اسی میں آبرو میری
> محمد مصطفےٰؐ پر جان ہو قربان اکمل کی

دارالتبلیغ انجمن احمدیہ ناگپور کا پتہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ناگپور ریسی پی میں دارالتبلیغ کا قیام بابو نا مراد احمد صاحب کے مکان کے ایک حصہ میں جو کہ درزی محلہ چھاؤنی ناگپور میں واقع ہے ہو گیا ہے۔ یہاں سلسلہ کا لٹریچر اور اخبار الفضل بھیجا کیا گیا ہے۔ اور نماز با جماعت اور اتوار کو ہفتہ واری اجلاس ہوتا ہے جو احباب ناگپور یا اس کے مضافات میں رہتے ہیں۔ اور ابھی تک جماعت کے ساتھ منسلک نہیں ہوئے دارالتبلیغ میں جلد از جلد تشریف لا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ خاکسار:۔ محمد یعقوب احمدی زعیم خدام الاحمدیہ۔ انجمن احمدیہ ناگپور۔

ہر احمدی ماں باپ کی توجہ کیلئے

"ہر وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو ان میں دلچسپی خدام الاحمدیہ کی تحریکوں میں شامل کرنے میں حصہ نہ لینگے۔ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے بچے کو سچا مسلمان بنانے کی خواہش نہیں رکھتے اور ہر وہ جماعت جو اس تحریک کو کامیاب بنانے میں حصہ نہ لیگی۔ اور اپنے نوجوانوں کو اس میں شامل ہونے پر مجبور نہ کرے گی۔ سمجھا جائیگا کہ وہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہی"۔ (خطبہ جمعہ الفضل ۸ جولائی ۱۹۳۸ء)

مہتمم تجنید

ترمیمات بجٹ

جملہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ جو دوست رواں سال میں کسی دوسری جگہ سے تبدیل ہو کر آئیں یا وہاں سے تبدیل ہو کر جائیں۔ تو عہدہ داران کا فرض ہے کہ اس قسم کے تغیرات سے فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دے کر اپنے بجٹ میں درستی کرالیں۔ ناظر بیت المال

مولوی محمد علی صاحب کے تازہ خطبہ کے چند اقتباسات

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ۲۷ر اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں جو یکم نومبر کے پیغام میں شائع ہؤا ہے۔ بیان کیا ہے۔ کہ

"ہم نے آخری قدم اٹھایا۔ اس کا جواب عملی رنگ میں یوں ملا کہ بے شک دلائل کے ذریعہ سے ہم تمہارا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ لیکن ہم مالی اور جاسوسی کے ذریعہ سے تمہاری جماعت کو برباد کردیں گے۔ اس کے لئے میں واقعات پیش کر سکتا ہوں۔ یہ ساتھ والا مکان جو آپ کو نظر آتا ہے۔ یہ شبیر حسین والا مکان جو مسجد کی زمین کے ساتھ ملا ہؤا ہے۔ یہ صدر انجمن قادیان نے خرید لیا ہے۔ مجھے یہ وجہ بتائی جاوے۔ کہ یہ مکان کیوں خریدا گیا ہے۔ کیا یہ بات ہے۔ کہ لاہور میں ان کو مکان چاہیئے تھا۔ اور ان کو مکان نہیں ملا۔ لاہور میں ان کا مرکز موجود ہے۔ ہم اگر قادیان میں جا کر ایسا کریں۔ تو معذور سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ وہاں ہمارا مرکز موجود نہیں۔ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ یہاں بیٹھ کر جاسوسی کے ذریعہ سے اس جماعت کو تباہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور مال کے ذریعہ سے لوگوں کو بددل کریں اس کے سوا تیسری غرض اور کوئی نہیں۔"

اس بات کو بنیاد قرار دے کر مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تہذیب اور اخلاق کا مظاہرہ ایسے رنگ میں کیا ہے۔ جو ان کے سابقہ تمام رنگوں کو مات کر گیا ہے۔ آپ نے کہا:-

"یہ دراصل اعتراف ہے۔ اس بات کا کہ عقائد میں ہم بے شک شکست کھا گئے۔ لیکن ہم اپنی جاسوسی سے تمہیں تباہ کر سکتے ہیں۔ ہم نے قادیان کو چھوڑا تو اس لئے کہ وہاں رہ کر دونوں فریق کا جھگڑا نہ ہو۔ ہمیں ہمارے دوستوں نے ملزم کیا۔ کہ تم نے یہ بھاری غلطی کی۔ جو قادیان چھوڑ آئے۔ ہم نے اسکی ہمیشہ یہی وجہ پیش کی۔ کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جہاں دو گدیاں ایک آدمی کے پیچھے بن جائیں۔ تو ان کا وقت مقدمہ بازی میں صرف ہوتا ہے۔ اس لئے فساد سے بچنے کے لئے ہم نے قادیان کو چھوڑ دیا۔ لیکن یہ شخص جو مصلح موعود ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ کام وہ کرتا ہے۔ جو ذلیل سے ذلیل دنیا دار بھی نہیں کرتا۔ دنیا میں بعض دفعہ دشمنی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن شریفوں میں شریفانہ طریقہ سے اپنے دشمن کو نیچا دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ دینداری کا دعویٰ رکھنے والا گروہ ایسا ذلیل طریقہ اختیار کرتا ہے۔ جس سے دنیا دار بھی شرما جائیں۔ اگر تم ہمیں گرا سکتے ہو۔ تو آؤ نکلو میدان میں اور کچھ کرکے دکھاؤ۔ یہ Under hand طریقہ سے کام کرنا یہ کونسی شرافت ہے۔ بنتے ہیں مصلح موعود اور کام فساد کے؟

مصلح موعود کے دعویٰ کے ساتھ دو جھوٹ بولے جن کی غرض ایک باطل دعویٰ کی تائید تھی۔ ان پر جب گرفت کی گئی۔ تو ان کا سب سے بڑا مرید بھی انہیں اس گرفت سے نہیں چھڑا سکا۔ جو شخص جھوٹ بول کر اپنے مرشد کی طرف غلط عقاید منسوب کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مفسد نہیں۔ پہلا کام انہوں نے مصلح موعود کا دعویٰ کرتے ہی یہ کیا۔ کہ اپنے مرشد کی طرف غلط دعویٰ منسوب کرنے کے لئے دو جھوٹ بولے کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں پہلے لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا۔ اور حضرت صاحب کی مجالس میں یہ چرچا رہتا تھا۔ کہ آپ کا اجتہاد درباره نبوت درست نہیں نکلا۔ اپنے مرشد کی طرف جھوٹ بول کر غلط عقاید منسوب کیے دوسرا کام یہ کیا کہ اب ذلیل طریقوں سے جماعت لاہور کو برباد کرنے کے لئے "قدم اٹھایا ہے"

غور فرمایئے۔ یہ اس شخص کا کلام ہے۔ جو اپنے آپ کو ایک پارٹی کا امیر کہتا۔ مفسر قرآن کہلاتا۔ اور دنیا کی اصلاح کا واحد اجارہ دار بنتا ہے۔ اتنی سی بات پر کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے لاہور کی احمدیہ بلڈنگس میں ایک مکان خریدا۔ جو طوفان بے تمیزی مولوی محمد علی صاحب نے برپا کیا ہے۔ اس سے باسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کس شرافت اور تہذیب کے مالک ہیں۔ مالک مکان نے اپنا مملوکہ مکان فروخت کیا۔ اس میں مولوی صاحب کا کوئی حصہ نہ تھا۔ ان کا کوئی دخل نہ تھا۔ ان کی کسی قسم کی شراکت نہ تھی۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے روپیہ سے نہ کہ مولوی صاحب کے روپیہ سے وہ مکان خریدا۔ مگر مولوی صاحب نے گالیاں بے تحاشہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دینی شروع کر دی ہیں۔ اور بد زبانی کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا مولوی صاحب کی حالت بیحد قابل رحم ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور انہیں اپنے ہاتھوں اپنی عاقبت خراب کرنے سے بچائے۔ فی الحال صرف اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا فرمائیں

احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ کے انعقاد میں اب دو ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے۔ مگر چندہ جلسہ سالانہ مقررہ بجٹ کے مقابلہ میں اور ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ابھی تک بہت ہی کم وصول ہؤا ہے۔ لہذا احباب کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے ذمہ کی رقمیں فوراً داخل فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان متعلق گم شدہ رسید بک ۳۳۲

سکرٹری مال حلقہ اسلامیہ پارک مزنگ لاہور نے اطلاع دی ہے۔ کہ رسید بک ۳۳۲ جس میں رسیدات نمبر ۵۸ تا ۱۰۰ قابل استعمال ہیں۔ محصل صاحب حلقہ بالا سے گم ہوگئی ہے جس صاحب کو ملے دفتر ہذا میں یا سکرٹری صاحب مال مذکور کو ارسال کر کے ممنون فرماویں۔
(ناظر بیت المال)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کرام کی کتب اور ملفوظات سے دنیا کو مل رہے ہیں بشرطیکہ صرف یہ ہے۔ کہ کوئی امیدوار ملے۔ کتاب "سیر روحانی" جو خدام الاحمدیہ کے چوتھے امتحان منعقدہ ۱۰ فتح ۱۳۲۳ / دسمبر ۱۹۴۴ء کا نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ ان خزائن میں سے ایک نہایت بیش قیمت گنجینہ ہے۔ کیا آپ امیدواروں میں شامل ہیں؟
(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عربی تقاریر کا دوسرا انعامی مقابلہ

جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام عربی تقاریر کا دوسرا انعامی مقابلہ انشاء اللہ العزیز مورخہ یکم محرم الحرام ۱۳۶۴ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۴۴ء مسجد اقصیٰ میں ہوگا۔ اس مقابلہ کے لئے عنوان مضمون "الاسلام دین الفطرۃ" مقرر کیا گیا ہے۔ اول و دوم رہنے والے احباب کو اسی وقت مقررہ انعام پیش کیا جائے گا۔ اول و دوم کا فیصلہ تین ججوں کی ایک کمیٹی کریگی۔ اس مقابلہ میں شرکت کے لئے عام دعوت ہے۔ وقت جلسہ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ شریک ہونے والے احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے عزم سے ۱۵ دسمبر ۱۹۴۴ء تک دفتر جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری اطلاع پہنچا دیں (خاکسار ابوالعطاء)

موصی صاحبان کے نام ایک نہایت ضروری اعلان

متعدد بار اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو دوست زر وصیت اپنی اہلیہ صاحبہ۔ والدہ صاحبہ یا ہمشیرہ صاحبہ کی طرف سے بھجواتے ہیں۔ مگر نہ ہی نام اور نہ ہی نمبر وصیت لکھتے ہیں۔ یہ رقوم بغیر اندراج کھاتہ پڑی رہتی ہیں۔ وہ ضرور نام لکھا کریں۔ مگر موصی صاحبان نے بالکل توجہ نہیں کی۔ اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ
(۱) ہر موصی اس بات کا خیال رکھے۔ کہ نام اور وصیت نمبر ضرور لکھا کرے۔ (۲) جو موصی ایک جگہ سے دوسری جگہ دوران ملازمت میں تبدیل ہو کر جائیں۔ وہ اپنا ایڈریس دفتر میں دیتے رہا کریں۔

وی پی ارسال کردیئے گئے ہیں احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وصول فرماکر ممنون فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

339

سیرت حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم (متعنا اللہ بطول حیاتہا)

حصہ دوم

مرحوم و مغفور محمود احمد عرفانی کی آخری تصنیف

سیرۃ ام المومنین کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مرحوم محمود احمد عرفانی نے اپنی علالت کے زور اور بالآخر جاں ستان حملوں میں اس خدمت کو اپنی زندگی اور مایہ حیات یقین کیا۔ اور گو موت و حیات کی اس جنگ میں جسمانی رنگ میں مر گیا۔ مگر اس کتاب کی تصنیف کی برکت سے اسے حیات ابدی نصیب ہوئی۔ مرحوم اس کتاب کو پانچ ہزار شائع کرنا چاہتا تھا۔ مگر کاغذ کی نایابی اور گرانی نے اسے اس قابل نہ ہونے دیا۔ مگر جماعت میں یہ روح موجود تھی۔ کہ اس کے مطالبہ کو پورا کر دیتی۔ دوسری جلد کی کتابت ہو رہی ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کی توفیق سے امید کرتا ہوں۔ کہ یہ کتاب اس سال شائع ہو جائے گی۔ مرحوم نے اپنی پہلی جلد کے آخر میں تالیف کتاب کی داستان لکھ دی ہے۔ اور اس نے پانچ ہزار کاپیوں کی اشاعت کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے دل میں ایسا خیال جاگزیں ہو کہ میں نے کسب زر کے لئے اسے لکھا ہے تو میں اسے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دیکر کہونگا۔ کہ وہ اس کتاب کے دوسرے حصہ کی خرید میں حصہ نہ لے۔

کسب زر کا تو مسئلہ ہی صاف ہے۔ کہ ابھی تک اس کتاب کے پہلے حصہ کے اخراجات میں اٹھارہ سو روپیہ کے قریب قرضہ ہے۔ یہ قرضہ نہ رہتا۔ اگر وہ احباب جنہوں نے زیادہ جلدوں کے آرڈر دیئے اسکی رقم ادا کر دیتے بظاہر یہ قرضہ اس لئے نہیں۔ کہ کتابیں موجود ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ نقد ادا کرنا ہے۔ اسی لئے میں ان تمام احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ جنہوں نے کتابوں کا آرڈر دیکر اب تک نہ کتابیں لیں۔ اور نہ قیمت ادا کی۔ کہ وہ فوراً اپنے وعدہ کا ایفا کریں۔ تاکہ ان کے ایک مرحوم خدمتگذار کی روح کو ادائے قرضہ سے سبکساری اور شادمانی ہو۔ اور میں ان دوسرے احباب سے جو مرحوم کی اس تصنیف کے حقیقی قدردان ہیں کہ وہ اس قرضہ کی بے باقی کیلئے مزید خریداری فرمائیں۔ دوسری جلد کے متعلق میں مندرجہ ذیل درخواست کرتا ہوں۔ اول۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک ہزار جلد کیلئے درخواست کرتا ہوں۔ حضرت میر صاحب (نانا جان رضی اللہ عنہ) کے خاندان کو میں اسی میں شامل یقین کرتا ہوں۔ اس لئے کہ حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کا نور اسی خاندان میں ختم ہو جانے والا تھا۔

دوم۔ دوسرے احباب جنہوں نے حصہ اول خرید کیا ہے۔ یا اسکی اعانت کیلئے متعدد کاپیاں خریدی ہیں۔ وہ اپنی خریداری کی تعداد کو دوگنا کر دیں۔ یہ میں اس لئے چاہتا ہوں کہ تا مرنیوالے کی روح کو خوشی ہو۔ کہ اسکی قوم نے اسکی تالیف کی مرنے کے بعد اسکی خواہش کو پورا کر دیا۔

یہ تمام درخواستیں ۱۵ نومبر ۱۹۴۴ء تک آ جانی چاہئیں۔ اسلئے کہ اس تاریخ کو کتاب کی طباعت شروع ہو جائیگی۔ کتاب کی قیمت تین روپیہ ہوگی۔ درخواستیں معہ قیمت روانہ کی جاویں۔ اس لئے کہ یہ تجارتی سرمایہ سے شروع کیا ہوا کام نہیں۔ اسی روپیہ سے طباعت ہوگی۔ خرید کاغذ کیلئے اس وقت کم از کم تین ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ تمام درخواستیں اور منی آرڈر عرفانی کبیر معرفت حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین سکندرآباد کے پتہ سے آئیں۔ نوٹ:۔ جن احباب نے پہلی جلد خرید کر لی ہوئی ہے۔ ان کے نام خریداروں کی فہرست میں درج ہیں۔ وہ صرف اپنی پہلی خریداری کو اگر دوچند کرنا چاہیں (جیسا کہ میری درخواست ہے۔) تو اطلاع دیں۔ اور قیمت بھی روانہ کریں۔ جن دوستوں نے ابھی تک پہلی جلد بھی نہیں لی۔ وہ اس وقت لے سکتے ہیں۔ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا بذریعہ وی پی طلب کریں۔ خاکسار عرفانی کبیر۔ الہ دین بلڈنگس سکندرآباد دکن۔

ماضی کو دیکھئے
تو مستقبل دکھائی دے گا

مشکل ہی سے کوئی ایسی چیز ہوگی خواہ ضروریات زندگی میں سے ہو یا آرام و آسائش کی چیزوں میں سے جس کی قیمت پچھلے چار سال میں کئی گنا نہیں بڑھ گئی۔ کنٹرول کی تدبیروں نے قیمتوں کے بڑھنے کو روک دیا ہے اور بہت سی چیزوں کی قیمتیں واقعی کم بھی ہو گئیں لیکن اگر قیمتوں کو اور گھٹانا منظور ہو۔ جو نہایت ضروری ہے۔ تو کنٹرول کے علاوہ کچھ اور بھی کرنا ہوگا۔ قیمتیں گھٹانے کا بہترین طریقہ صرف ایک ہی ہے

کفایت شعاری۔

اپنی بچائی ہوئی رقم کو حفاظت سے رکھئے۔ زمین، عمارت، جنس، جواہرات اور صنعتی سامان میں روپیہ لگانا محض نقصان اٹھانا ہے۔ ان کی موجودہ قیمتیں بے تحاشا بڑھی ہوئی ہیں۔ اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگائیے جس میں ایسے اتار چڑھاؤ نہ ہوں۔ ایسی کئی مدیں ہیں۔ آپ اپنا روپیہ بیمہ پالیسی، امداد باہمی کی انجمنوں، بینک کے سیونگ کھاتے، ڈاک خانے کے سیونگ بینک اور سب سے بہتر یہ ہے کہ سرکاری قرضوں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس میں لگا دیجئے۔

روپیہ بچائیے
اور سمجھداری سے لگائیے

آپ کی بچائی ہوئی رقم بڑھاپے میں آپ کا سہارا ہوگی یا جنگ کے بعد آپ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ جو لوگ اس وقت جمع نہیں کرتے وہ ایک سنہری موقعے کو ہاتھ سے کھو دیتے ہیں۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

ARP 1117

لنڈن ۷ر نومبر۔ مسٹر ڈف کوپر سابق وزیر خارجہ کو پیرس میں وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ ڈف کوپر کو اب پارلیمنٹ کی ممبری سے مستعفی ہونا پڑے گا۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ پولیٹکل مبصروں کا خیال ہے کہ برما پر اتحادیوں کا بڑا حملہ عنقریب ہونے والا ہے ساری تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔

لاہور ۷ر نومبر۔ آریہ سماج وچھووالی اور آریہ سماج انارکلی میں ستیارتھ پرکاش کی سندھ میں ضبطی کے خلاف جلسے ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ سندھ گورنمنٹ کا یہ حکم ملک میں بدامنی کا باعث بنے گا۔ ایک ایک آریہ سماجی ستیارتھ پرکاش کی رکھشا کے لئے میدان میں نکلے گا۔

نیویارک ۷ر نومبر۔ گورنر ڈیوی نے اپنی انتخابی تقریر کے دوران میں کہا کہ جنرل آئیزن ہاور نے اعلان کیا تھا کہ یورپ کی جنگ ۱۹۴۴ء میں ختم ہو جائے گی۔ مگر کیا ایسا ہوا۔ جرمنوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے والی جو سکیم بنائی گئی وہ اتنی مضحکہ خیز تھی کہ بالآخر روزویلٹ گورنمنٹ کو اس کی اشاعت سے نازیوں کو فائدہ پہنچا۔ کہ وہ پھر پاگلوں کی طرح لڑنے لگے ہیں۔ روزویلٹ گورنمنٹ ناجائز مداخلت کر کے امریکنوں کا خون بہا رہی ہے۔ اور فتح کا دن دور ہو رہا ہے۔

ڈربن ۷ر نومبر۔ گو[illegible] اخبار "نیٹل مرکری" نے اما[illegible] کے متعلق آرڈیننس پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے ہندوستان میں مقیم جنوبی افریقہ والوں کے خلاف کوئی منتقمانہ کارروائی کی۔ تو اس کے جواب میں یونین گورنمنٹ کو سخت تدابیر اختیار کرنی پڑیں گی۔ اور نسلی کشیدگی کا دور شروع ہو جائے گا۔

طہران ۷ر نومبر۔ اس امر کی افواہیں اڑ رہی ہیں کہ موجودہ وزیر اعظم محمد سعید مستعفی ہو جائیں گے۔ کیونکہ روسی ان کے ساتھ بات چیت کرنے کو تیار نہیں۔

ماسکو ۷ر نومبر۔ مشرقی پرشیا کی سرحد سے ۲۰ میل کے اندر گولڈاپ کے ارد گرد برف سے اٹے ہوئے علاقہ میں موسم سرما کی پہلی لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ جرمن فوجوں نے مشرقی پرشیا میں روسی صفوں کو توڑنے کے لئے ایک زبردست حملہ کر دیا ہے۔

برلن ۷ر نومبر۔ ایک جرمن اعلان مظہر ہے کہ جرمن فوجوں نے ہالینڈ میں مغرب و مشرق اور جنوب کے حملوں کی شدید مزاحمت کی، گئی مقامات دوبارہ واپس لے لئے۔ بوڈاپسٹ کے جنوب مشرق

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

میں ٹینکوں کی جنگ میں روسی فوجوں نے زبردست حملے کئے مگر ناکام رہے۔ ۲۶۰ روسی ٹینک تباہ ہوئے۔

لنڈن ۶ر نومبر۔ پہلی مرتبہ امریکن افسروں کے سامنے جرمن شہریوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ انہوں نے جرمن سپاہیوں کو پناہ دی۔ گرفتار شدگان میں کچھ ملزم بے گناہ پائے گئے۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ برطانیہ اور روس کی طرف سے ڈیگال گورنمنٹ کو منظور کئے جانے کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ اب جنرل ڈیگال ۲۵ کروڑ پونڈ کے اس سرمایہ کو استعمال کر سکیں گے۔ جو امریکہ اور دیگر ممالک میں ضبط کر لیا گیا تھا۔

واشنگٹن ۷ر نومبر۔ فیلڈ مارشل سر جان ڈل ۶۳ سال کی عمر میں واشنگٹن کے ایک ہسپتال میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔ آپ لڑائی کے آغاز میں امپیریل جنرل سٹاف کے چیف آف سٹاف تھے۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایئر مارشل سر ٹرافرڈ لی مَیلوری ایک حادثہ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔

لاہور ۷ر نومبر۔ کل شام انٹی ستیارتھ پرکاش ایکشن کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس آریہ سماج کی دھمکیوں پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ فیصلہ کیا گیا کہ حکومت سندھ اور پنجاب کے آریہ سماجیوں کو یقین دلایا جائے۔ کہ اگر پنجاب سے آریہ سماج کے افراد سول نافرمانی یا فساد کی نیت سے روانہ ہونگے تو مسلمان ان کو پنجاب کی سرحد ہی سے نہیں نکلنے دیں گے۔ اور ہر قسم کے تشدد سے محترز رہتے ہوئے بھی مفسدوں کو سندھ تک نہیں پہنچنے دیا جائے گا۔

طہران ۷ر نومبر۔ حکومت ایران نے لنڈن ترکیہ اور ماسکو سے اپنے سفیروں کو مشورے کے لئے واپس بلا لیا ہے۔ کل ان سفیروں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ ایران کے متعلق اہم امور کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کریں گے۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ امریکہ کے اڑن قلعوں نے سنگاپور پر ہوائی حملہ کیا۔ ایجنسی کا بیان ہے کہ تقریباً ۸۰ ہوائی جہازوں نے اس حملہ میں حصہ لیا۔

پیرس ۷ر نومبر۔ ڈاکٹر الیکسس کیرل جس نے مصنوعی دل ایجاد کیا تھا ۷۱ سال کی عمر میں مر گیا۔

بوسٹن ۷ر نومبر۔ ایک تقریر کرتے ہوئے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اپنے مدمقابل مسٹر ڈیوی کے الزام کا جواب دیا کہ پریزیڈنٹ کی بدولت امریکن ریاستوں میں کمیونزم پھیل رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم نہ کمیونزم چاہتے ہیں اور نہ شہنشاہیت۔ بلکہ ہم اسی طرح رہنا چاہتے ہیں۔ جس طرح ہم شروع سے رہتے آئے ہیں۔ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے پریزیڈنٹ روزویلٹ نے کہا کہ اگرچہ جرمنی اور جاپان کے خلاف اب فتح پانا یقینی ہو گیا ہے۔ لیکن جنگ ابھی خاتمہ سے بہت دور ہے۔ ابھی ہمارے سامنے ایک نہایت خوفناک اور خونریز جنگ لڑنا باقی ہے جو مستقبل قریب میں ہمیں درپیش ہوگی۔

کلکتہ ۷ر نومبر۔ بنگال گورنمنٹ نے نئی اضلاع کے ڈسٹرکٹ افسران کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اپنے علاقہ میں آٹا۔ نخود اور چاول کو عائد نرخوں پر فروخت کرنے کا انتظام کریں۔ آٹا اور نخود [illegible] روپے فی من اور چاول ۷ روپے ۸ آنہ فی من بکیں گے۔

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ آج سنٹرل اسمبلی میں سر سلطان احمد نے حکومت کی طرف سے بیان کیا کہ جنوبی افریقہ کی یونین حکومت میں ہندوستانیوں کی جو حالت ہے۔ اس کی وجہ سے اگر لڑائی پر کوئی اثر پڑا تو اس کی ذمہ داری یونین حکومت پر عائد ہوگی۔

لنڈن ۶ر نومبر۔ مغربی یورپ کے متعلق اعلیٰ اتحادی کمان نے اعلان کیا ہے کہ جنوب مشرقی

ایک ملازم کی ضرورت

طبیہ عجائب گھر میں دوا سازی کے کام کیلئے ایک محنتی اور دیانتدار کارکن کی ضرورت ہے۔ اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط یا بالمشافہ کیا جائے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

ہالینڈ میں اتحادی فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں اور دریائے ماس تک پہنچ گئی ہیں۔ اور پچاس میل لمبے ٹکڑے پر قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۷ر نومبر۔ روسی فوجیں بوڈاپسٹ پر بڑھ رہی ہیں۔ [illegible] پہنچ گئی ہیں۔ بوڈا اور پسٹ کے درمیان جو پل ہے وہ اڑا دیا گیا ہے۔ جرمنوں نے روسیوں کے بڑھتے ہوئے ٹینکوں کو برباد کرنے والی خندقیں کھود دی ہیں۔

ماسکو ۷ر نومبر۔ مشرقی پرشیا کے مورچے پر جرمن ریزرو اور تازہ دم فوجیں جھونک رہے ہیں۔ مگر روسی منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔

واشنگٹن ۷ر نومبر۔ فلپائن کے جزیرہ لی ٹے میں ایک جاپانی کے ہوائی اڈے سے جزیرہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ پیکنگ ان کا شہر بھی امریکنوں کے قبضہ میں آ گیا ہے۔

ماسکو ۷ر اکتوبر۔ ہنگری کی حکومت بڈاپسٹ کو خالی کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔

ماسکو ۷ر اکتوبر۔ روس نے سوئٹزرلینڈ کی اس پیشکش کو ٹھکرا دیا ہے۔ کہ وہ روس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ جرمن آئیزن ہاور کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جزیرہ والشرن میں فوج کشی کرتے ہوئے اتحادیوں کا شدید نقصان جان ہوا۔ پہلی کینیڈین فوج جزیرہ کے شمال مغربی اور وسطی علاقے میں حملے کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۷ر نومبر۔ جنرل فرانکو نے ارجنٹائن سے ایک خفیہ معاہدہ کر لیا ہے کہ وہ ارجنٹائن کی باغی گورنمنٹ کو اسلحہ فراہم کرتا رہے۔

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کیلئے نہایت مجرب و مفید ہے۔!

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ

مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah